13492 ـ كثرت نسل اور اولاد كى ترغيب

سوال

ملاحظہ كيا گيا ہے كہ لوگ دو قسموں ميں بٹے ہوئے ہيں ايك قسم تو كم اولاد پيدا كرنے كے قائل ہيں اور دوسرى قسم كے لوگ كثرت اولاد كے قائل ہيں، كيا ان دونوں رائے كى كوئى دليل ملتى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ابو داود نے معقل بن يسار رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے وہ بيان كرتے ہيں ايك شخص نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آيا اور عرض كرنے لگا:

" مجھے ايك حسب و نسب والى خوبصورت عورت كا رشتہ ملا ہے ليكن وہ بانجھ ہے بچے پيدا نہيں كر سكتى كيا ميں اس عورت سے شادى كر لوں ؟

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے فرمايا: نہيں.

پھر وہ شخص دوبارہ آيا اور پھر تيسرى بار آيا تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم ايسى عورت سے شادى كرو جو زيادہ محبت كرنے والى ہو اور زيادہ بچے جننے والى ہو، كيونكہ ميں تمہارے زيادہ ہونے كى وجہ سے دوسرى امتوں پر فخر كروں گا "

سنن ابو داود حديث نمبر (2050) علامہ البانى رحمہ اللہ نے ارواء الغليل حديث نمبر (1784) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

يہ حديث ايسى عورت سے نكاح كرنے كى ترغيب دلاتى ہے جو اولاد كثرت سے پيدا كرنے والى ہو تا كہ امت ميں كثرت ہو سكے، اور اس سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو باقى دوسرى امتوں پر كثرت امت كى بنا پر فخر ہو، اور اس ميں كثرت اولاد كى ترغيب پائى جاتى ہے.

امام غزالى رحمہ اللہ ذكر كرتے ہيں كہ: جب كوئى شخص شادى كرے اور شادى سے اس كى نيت اولاد كا حصول ہو تو يہ قرب كا باعث ہے اور اسے اس حسن نيت پر اجروثواب حاصل ہو گا، انہوں نے اس كو كئى ايك وجوہات كے

ساتھ بیان کیا ہے جو ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

اول:

انسان کی جنس باقی رکھنے کے لیے اولاد کا حصول اللہ تعالی کو محبوب ہے اور ایسا کرنا اس محبت سے موافقت ہے.

دوم:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا باقی انبیاء سے کثرت امت میں روز قیامت فخر کرنے کی محبت کی طلب پائی جاتی ہے.

سوم:

اس میں برکت کا طلب کرنا، اور کثرت اجر ہے، اور نیك و صالح اولاد کی دعاء سے گناہوں کی بخشش پائی جاتی ہے.

یہ معلوم ہے کہ اولاد کا حصول ایسی خواہش و تمنا ہے جو دور قدیم سے لوگوں میں پائی جاتی ہے حتی کہ رسولوں اور انبیاء اور سب نیك و صالحین کی بھی یہی تمنا و خواہش رہی ہے، اور جب تك انسان کی فطرت سلیمہ باقی ہے وہ اسی طرح رہینگے، چنانچہ اولاد ایك نعمت ہے جو انسانوں کے دلوں میں معلق ہے اور وہ اس کی تمنا و امید رکھتے ہیں.

ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہوئے فرمایا:

اے میرے پروردگار مجھے نیك و صالح اولاد عطا فرما الصافآت (100).

اور زکریا علیہ السلام نے فرمایا:

جب اس (زکریا علیہ السلام) نے اپنے پروردگار سے چپکے چپکے دعا کی تھی، کہ اے میرے پروردگار میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں، اور سر بڑھاپے کی وجہ سے سفید ہو گیا ہے، لیکن میں کبھی بھی تجھ سے دعا کر کے محروم نہیں رہا، مجھے اپنے مرنے کے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے، اور میری بیوی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا فرما، جو میرا بھی وارث ہو اور یعقوب (علیہ السلام) کے خاندان کا بھی جانشین ہو، اور میرے پروردگار تو اسے مقبول بندہ بنا لے، اے زکریا! ہم تجھے ایك بچے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحیی ہے، ہم نے اس سے پہلے اس کا ہم نام بھی کسی کو نہیں کیا مریم (3 ـ 7).

اور پھر اللہ عزوجل نے نیك و صالح بندوں کی بہت ساری صفات بیان کی اور ان کی تعریف کی ہیں:

فرمان باری تعالی ہے:

اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈك عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا الفرقان (74).

اور اللہ سبحانہ و تعالی نے بتایا ہے کہ شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو حکم دیتے ہوئے اللہ کی نعمت یاد کرنے کہا دیکھو کہ تم بہت تھوڑے تھے تو اللہ نے تمہیں کثرت دی فرمان ہے:

اور یاد کرو جب تم قلیل تھے تو اللہ نے تمہیں کثرت دی الاعراف (86).

چنانچہ انہوں نے قلت عدد کے بعد کثرت کو ایك عظیم نعمت شمار کیا جو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری واجب کرتی ہے.

اور بلاشك و شبہ کثرت نسل میں بہت فوائد ہیں اگر کوئی غور کرنے والا تامل کرے تو وہ ان کو محسوس کر سکتا ہے، اسی لیے ادراك رکھنے والے معاشرے نسل زیادہ کرنے کی حرص رکھتے اور کوشش کرتے ہیں، اور اپنے معاشرے کے افراد کو نسل زیادہ کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں، بلکہ اس کے مقابلہ میں اپنے دشمن کی نسل کو واہی قسم کے شبہات اور دلائل سے کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بلکہ بعض اوقات تو ایسے وسائل استعمال کرتے ہیں جو انہیں بانجھ کر رکھ دیتا ہے، اور ان کی نسل کو کم کر دیتا ہے مثلا ایسی خوراك کا استعمال جس میں نسل کم کرنے کا مواد شامل کرتے ہیں یا پھر منصوبہ بندی کے پروگرام پیش کر کے، اور یہ امت اسلامیہ کے خلاف اسلام دشمن طاقتوں کی طرف سے ایك جنگ ہے تو بغیر اسلحہ کے لڑی جا رہی ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ کافروں کے مکر و فریب سے ہمیں محفوظ رکھے، اور ان کی چالوں کو مسلمانوں سے دور کرتے ہوئے مسلمانوں کو سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .